روزنامہ **الفضل** ربوہ
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴
فون: ۴۴۹
ایڈیٹر: نسیم سیفی
جلد ۴۴-۷۹ نمبر ۱۱۸ سوموار ۱۸ ذی الحجہ ۱۴۱۴ھ ۳۰ ہجرت ۱۳۷۳ ہش ۳۰ مئی ۱۹۹۴ء

انسانی پیدائش کا مقصد خدا تعالیٰ کی پرستش اور معرفت ہے

انسان کو یہ مرتبہ حاصل نہیں ہے کہ اپنی زندگی کا مدعا اپنے اختیار سے آپ مقرر کرے۔ کیونکہ انسان نہ اپنی مرضی سے آتا ہے اور نہ اپنی مرضی سے واپس جائے گا بلکہ وہ ایک مخلوق ہے اور جس نے پیدا کیا اور تمام عمدہ اور اعلیٰ قویٰ اس کو عنایت کئے اسی نے اس کی زندگی کا ایک مدعا ٹھہرا رکھا ہے خواہ کوئی انسان اس کو سمجھے یا نہ سمجھے مگر انسان کی پیدائش کا مدعا بلاشبہ خدا کی پرستش اور خدا تعالیٰ کی معرفت اور خدا تعالیٰ میں فانی ہو جانا ہی ہے۔
(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

ارشادات حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

دنیا میں لوگ حکّام یا دوسرے لوگوں سے کسی قسم کا کوئی نفع اٹھانے کی ایک خیالی اُمید پر ان کو خوش کرنے کے واسطے کس کس قسم کی خوشامد کرتے ہیں۔ یہانتک کہ ادنیٰ ادنیٰ درجہ کے اردلیوں اور خدمت گاروں تک کو خوش کرنا پڑتا ہے' حالانکہ اگر وہ حاکم راضی اور خوش بھی ہو جاوے' تو اس سے صرف چند روز تک یا کسی موقع مخصوص پر نفع پہنچنے کی امید ہو سکتی ہے۔ اس خیالی امید پر انسان اس کے خدمتگاروں کی ایسی خوشامدیں کرتا ہے کہ میں تو ایسی خوشامدوں کے تصوّر سے بھی کانپ اٹھتا ہوں اور میرا دل ایک رنج سے بھر جاتا ہے کہ نادان انسان اپنے جیسے انسان کی ایک وہمی اور خیالی امید پر اس قدر خوشامد کرتا ہے۔ مگر اس معطی حقیقی کی جس نے بدوں کسی معاوضہ کے اور التجاء کے اس پر بے انتہا فضل کئے ہیں۔ ذرا بھی پروا نہیں کرتا' حالانکہ اگر وہ انسان اس کو نفع پہنچانا بھی چاہے تو کیا؟ میں سچ سچ کہتا ہوں کہ کوئی نفع خدا تعالیٰ کے بدوں پہنچ ہی نہیں سکتا۔ ممکن ہے کہ اس سے پیشتر کہ وہ نفع اٹھائے' نفع پہنچانے والا یا خود یہ اس دنیا سے اٹھ جائے یا کسی ایسی خطرناک مرض میں مبتلا ہو جائے کہ کوئی حظ اور فائدہ ذاتی اس سے اٹھا نہ سکے۔ غرض اصل بات یہی ہے کہ جبتک اللہ تعالیٰ کا فضل و کرم انسان کے شامل حال نہ ہو۔ انسان کسی سے کوئی فائدہ اٹھا ہی نہیں سکتا۔

(ملفوظات جلد اول ص ۳۶۳-۳۶۴)

انسانی فطرت کی غرض بلندیوں کی طرف پرواز ہے

(حضرت امام جماعت احمدیہ الثالث)

اللہ تعالیٰ کی مخلوق میں (انسان کے علاوہ جو مخلوق ہے) مختلف وجودوں میں دو مختلف اور متضاد طاقتیں پائی جاتی ہیں اللہ تعالیٰ کی پیدا کردہ بعض ایسی چیزیں ہیں جن کی فطرت میں یہ ودیعت کیا گیا ہے کہ وہ نشیب کی طرف حرکت کریں مثلاً پانی ہے۔ پانی فراز یعنی بلندی کی طرف نہیں بہتا بلکہ ہمیشہ نشیب کی طرف بہتا ہے اس کے برعکس بعض گیسز (Gases) ہیں جو متضاد فطرت رکھتی ہیں مثلاً ربڑ کے غبارے میں ہوا بھر دیں تو وہ آسمان کی طرف اڑنے لگتے ہیں۔

پس یہ دو متضاد صفات ہیں جو مختلف قسم کی چیزوں میں ہمیں نظر آتی ہیں لیکن انسان میں ایک ہی وقت میں گہرائیوں کی طرف لڑھکنے کی صفت بھی پائی جاتی ہے اور بلندیوں کی طرف پرواز کرنا بھی اس کی فطرت میں داخل ہے روحانیت کے علاوہ انسان کے اندر جو دوسری طاقتیں ہیں وہ نیچے جانے کی طاقتیں ہوں یا بلند ہونے کی طاقتیں ہوں انسان ہر دو طاقتوں سے دنیوی فوائد حاصل کرتا ہے وہ سمندر کی گہرائیوں میں بھی اترتا ہے اور چاند کی

باقی صفحہ ۷ پر

عطیہ برائے گندم

ہر سال مستحقین میں گندم بطور امداد تقسیم کی جاتی ہے۔ اس کار خیر میں ہر سال مخلصین جماعت حصہ لیتے ہیں۔ لہٰذا ہمدرد مخلصین جن کو اللہ تعالیٰ نے اپنی نعمتوں اور برکتوں سے نوازا ہے۔ ان کی خدمت میں درخواست ہے کہ اس کار خیر میں فراخ دلی سے حصہ لیں۔

جملہ نقد عطیہ جات بمد گندم کھاتہ ۲۰۸-۴/۴۵۵۰ معرفت افسر صاحب خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ ارسال فرماویں۔
صدر کمیٹی امداد مستحقین
گندم جلسہ سالانہ ربوہ

قرارداد تعزیت بروفات مکرم چوہدری فضل احمد صاحب

ہم مربیان و معلمین ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ مکرم مبشر احمد صاحب طاہر کے والد گرامی مکرم و محترم چوہدری فضل احمد صاحب کی ناگہانی' المناک و افسوسناک وفات پر دلی غم و الم محسوس کرتے ہوئے تعزیت پیش کرتے ہیں۔

آنمحترم نہایت متقی' صالح' پرہیزگار' پابند صوم و صلوٰۃ اور امامت احمدیہ کے فدائی تھے۔

ہم سب دعاگو ہیں کہ اللہ تعالیٰ آپ کے درجات بلند فرمائے۔ اور ہم یہ بھی دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ان کی تمام نیکیوں کو پسماندگان میں بہتر رنگ میں جاری و ساری فرمائے۔

ہم ہیں مربیان و معلمین ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ

درخواست دعا

مکرم نصیر احمد صاحب ربوہ کی بچی ۲۲۔ مئی ۹۴ء بروز عید الاضحیٰ گرم دودھ پر گرنے سے جل گئی بچی کی حالت بہت خراب تھی اسی دن سے فضل عمر ہسپتال میں داخل ہے۔

اللہ تعالیٰ شفائے کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔

قیمت	پبلشر: آغا سیف اللہ - پرنٹر: قاضی منیر احمد مطبع: ضیاء الاسلام پریس - ربوہ مقام اشاعت: دار النصر غربی - ربوہ	روزنامہ الفضل ربوہ
دو روپیہ		

۳۰ ہجرت ۱۳۷۳ ہش ۳۰ مئی ۱۹۹۴ء

ہماری صلاحیتیں - اصل دولت

حضرت امام جماعت احمدیہ الثالث (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے ہیں) فرماتے ہیں کہ انسان کی اصل دولت اس کی صلاحیتیں ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ ہر قسم کی دولت ضائع ہو سکتی ہے۔ کم ہو سکتی ہے۔ چرائی جاسکتی ہے۔ لیکن خداداد صلاحیت کبھی کم نہیں ہوتی۔ استعمال سے ہمیشہ بڑھتی ہے اور بڑھتی ہی رہتی ہے۔ نہ چرائی جاسکتی ہے نہ کم ہو سکتی ہے۔

لیکن ضرورت اس بات کی ہے کہ ہم اپنی صلاحیت کو کام میں لائیں ہم جو کچھ کر سکتے ہیں ضرور کریں۔ خلوص نیت سے کریں اور اپنی صلاحیت کو نہ صرف اپنے لئے بلکہ افادۂ عام کے لئے استعمال کریں۔ صلاحیت یوں تو نظر نہیں آسکتی جس طرح روپیہ پیسہ نظر آتا ہے لیکن جب انسان اپنی صلاحیت کو بروئے کار لاتا ہے تو نہ صرف وہ خود بلکہ اس کے اردگرد کے لوگ بھی مان جاتے ہیں کہ اس میں کام کرنے کی صلاحیت ہے۔ اور جس قدر انسان اپنی صلاحیت کو استعمال کرتا ہے۔ اسی قدر اسے جلا ملتی ہے۔ جو اس کی اپنی خوشی کا باعث ہوتا ہے اور دوسروں کی بہبود کا۔ اور چونکہ یہ صلاحیت خداداد ہوتی ہے اس لئے انسان کسی اور کا مرہون منت بھی نہیں ہوتا۔ وہ شکر کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ کا۔ اور صلاحیت کو آگے بڑھانے کے لئے دعا کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ سے۔ گویا کہ انسان کی صلاحیت بھی اسے خدا تعالیٰ کی طرف متوجہ کر دیتی ہے بلکہ اس کے قرب سے نوازتی ہے۔

دولت تو چاہے کیسی بھی ہو لوگ اس کو سنبھال سنبھال کر رکھتے ہیں اور جب دولت خداداد ہو اور صلاحیت سے تعلق رکھتی ہو تو اسے تو بہرحال نہایت احتیاط سے رکھنا لازمی ہے۔ اور اس احتیاط کا یہ بھی مطلب ہے کہ اسے مزید اجاگر کیا جائے۔

حضرت امام جماعت احمدیہ الثالث ایک اور بات بھی اکثر فرمایا کرتے تھے اور وہ یہ کہ اپنی استعداد کے دائرے کو مکمل کریں۔ صلاحیت ہی استعداد ہے۔ پس صلاحیت کو بھی کام میں لاتے رہنے سے ہی اس کا دائرہ مکمل کیا جاسکتا ہے۔ چونکہ انسان کو اس بات کا علم نہیں کہ اس کا دائرہ کہاں مکمل ہوتا ہے، اس لئے اس پر لازم آتا ہے کہ وہ کام جاری رکھے۔ چلتا ہی چلا جائے۔ آگے سے آگے بڑھے۔ اور کبھی تھک ہار کر نہ بیٹھ جائے کہ بس اب مجھ سے کچھ اور نہ ہو گا۔ یہ کم ہمتی ہو گی۔ جو شائد گناہ ہی کے زمرہ میں شامل ہے۔

پس ہمارا فرض ہے کہ ہم اپنی صلاحیتوں کو بروئے کار لاتے رہیں۔ اپنے لئے بھی اور دوسروں کے لئے بھی۔ خدا تعالیٰ کے شکر کا ایک یہ بھی طریق ہے۔ بلکہ احسن طریق ہے۔

بوسنیا، کشمیر، فلسطین سب کی بات کرو
ظلم رکے، مظلوم بچے، اس ڈھب کی بات کرو
مانگو، اور خدا سے مانگو ہر اک اچھی چیز
آہ رسا کے ناطے اپنے رب کی بات کرو

ابو الاقبال

کون ہے سارے جہاں میں جس کو کوئی غم نہیں
دین کی خاطر تمہاری آنکھ کیوں پُرنم نہیں

ہم نے دیکھے ہیں اندھیروں میں بھی جلوے نُور کے
شام کی رعنائیاں نُورِ سحر سے کم نہیں

بیٹھ جاؤ، ختم کر دو اب تعاقب کا خیال
جانتے ہیں سب، سفر کا، تم میں اب دم خم نہیں

وقت آگے بڑھ گیا ہے لوگ پیچھے رہ گئے
ایک ہم ہیں وقت کی رفتار سے بھی کم نہیں

آپ نے خود اپنے چہرے پر لگا رکھے ہیں زخم
زخم بھی ایسے کہ جن کی کوئی بھی مرہم نہیں

آدمی کی عزت و تکریم ہے انسانیت
ورنہ حیواں بھی کسی انسان سے کچھ کم نہیں

یہ خدا کی دین ہے اس نے دیا ہے یہ مزاج
غیر نے سب کچھ کہا اور پھر بھی ہم برہم نہیں

بلبلے لہروں کے سینے پر بھی رقصندہ رہے
حوصلہ ان کا ہمارے حوصلے سے کم نہیں

ہم نے اپنی جان کی بازی لگا دی ہے نسیم
آج یا طوفان تھم جائے گا یا پھر ہم نہیں

نسیم سیفی

ہمارے پاس دعا کا خزانہ ہے

جماعت کے دوستوں کو نصیحت کرنا چاہتا ہوں کہ ہمارے پاس ایک ایسا خزانہ ہے جو کسی کے پاس نہیں ہے اور وہ خزانہ دعا کا ہے ہم نے ہمیشہ اس سے پہاڑ اڑتے اور سمندر خشک ہوتے دیکھے ہیں اس خزانہ کو مضبوطی سے پکڑو اور ہاتھ سے جانے نہ دو ورنہ اس کی مثال ایسی ہو گی جیسے کسی کو سونے کی کان ملے اور وہ اسے چھوڑ کر سمندر کے کنارے کوڑیاں چننے کے لئے چلا جائے۔

(حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی)

صادقہ فضل

بناتِ طیّبات

حضرت رسول کریم ﷺ کی منجھلی صاحبزادی حضرت ام کلثومؓ، صادقہ فضل صاحبہ بنات طیبات میں حضرت ام کلثومؓ کے متعلق تحریر کرتی ہیں۔

پیدائش حضرت ام کلثومؓ حضرت رقیہؓ سے ایک سال چھوٹی تھیں۔ یعنی بعثت سے چھ برس قبل پیدا ہوئیں۔ آپ کی پرورش بھی اپنی بڑی بہنوں کی طرح بہت عمدہ ہوئی تھی۔ آپ کی والدہ ماجدہ حضرت خدیجہؓ نے ہر قسم کے آداب دینی اور دنیاوی آپؓ کو سکھائے۔ آپؓ بھی بہت سگھڑ اور عقل مند تھیں۔ بہت متقی اور پرہیزگار تھیں۔

نکاح اور عام حالات حضرت ام کلثومؓ کا نکاح بھی بہت ہی چھوٹی عمر میں ہوا۔ آنحضرت ﷺ کے چچا ابولہب کے دو بیٹے عتبہ اور عتیبہ تھے۔ جن کے نکاح آپؐ کی دو صاجزادیوں حضرت رقیہؓ اور حضرت ام کلثومؓ کے ساتھ بچپن ہی میں ہوئے تھے۔ ادھر جب آنحضرت ﷺ نے نبوت کا اعلان فرمایا تو اہل قریش یہ برداشت نہ کرسکے۔ غصہ میں آ گئے۔ اور ہر وقت آپ ﷺ کو ستانے اور تنگ کرنے لگے۔ ان تنگ کرنے والوں میں آپؐ کے چچا ابولہب اور چچی ام جمیل بھی شامل تھی بلکہ عورتوں میں تو سب سے زیادہ ام جمیل نے آنحضرت ﷺ کو دکھ اور تکلیف پہنچائی۔ آپؐ کے راستے میں کانٹے بچھا دیا کرتی تھی۔ اسی دشمنی میں ابولہب اور ام جمیل نے اپنے دونوں بیٹوں عتبہ اور عتیبہ سے کہا کہ تم دونوں آنحضرت ﷺ کی بیٹیوں رقیہؓ اور ام کلثومؓ کو طلاق دے دو۔ تاکہ آپ کو صدمہ اور دکھ پہنچے۔ ابھی دونوں بہنوں کے نکاح ہی ہوئے تھے۔ رخصتی نہیں ہوئی تھی۔ آخرکار اہل قریش اور ماں باپ کو خوش کرنے کی خاطر دونوں بیٹوں نے حضرت رقیہؓ اور حضرت ام کلثومؓ کو طلاق دے دی۔

دیکھو کس قدر ظلم اور تکالیف (ـــــ ـــــم) نبی کریم ﷺ کو مشرکوں سے پہنچیں۔ غیر تو غیر اپنے قریبی عزیزوں نے بھی انتہائی دکھ دینے میں کوئی کسر نہ چھوڑی۔

ماں باپ نے اپنے دونوں بیٹوں کو یہاں تک دھمکی دی کہ اگر تم نے ہمارا کہنا نہ مانا یعنی طلاق نہ دی تو ہم تمہاری شکل نہ دیکھیں گے۔ سب تعلقات ختم کرلیں گے۔ عتبہ کے بارے میں لکھا ہے کہ اس نے فتح مکہ کے بعد اسلام قبول کرلیا تھا اور عتیبہ جس کا نکاح حضرت ام کلثوم سے ہوا تھا۔ اس نے نہ صرف طلاق ہی دی بلکہ آنحضرت ﷺ کی شان میں بڑی گستاخی کے الفاظ کہے اسی عتیبہ کے بارہ میں روایت ہے کہ کئی سال بعد شام کے سفر پر تھا کہ راستہ میں رات کے وقت ایک ٹیلہ پر کسی درندے نے اس کا سر جسم سے الگ کردیا۔ حضرت ام کلثومؓ نے اپنی بڑی بہنوں اور والدہ حضرت خدیجہؓ کے ساتھ ہی اسلام قبول کرلیا تھا۔ جب آنحضرت ﷺ نے عورتوں سے بیعت لی آپؓ نے بھی بیعت کی۔ نبوت کے دسویں برس جب حضرت خدیجہؓ نے وفات پائی اس وقت حضرت زینبؓ اور حضرت رقیہؓ کی شادی ہو چکی تھی۔ اور دو بیٹیاں حضرت ام کلثومؓ اور حضرت فاطمہؓ کنواری تھیں۔ اسی لئے گھریلو امور کو سنبھالنے کے لئے حضرت رسول کریم ﷺ نے حضرت سودہؓ سے دوسرا نکاح کیا۔ ان کا نکاح پہلے سکرانؓ بن عمر سے ہوا تھا۔ انہوں نے اپنے شوہر کے ساتھ حبشہ کی طرف ہجرت کی تھی۔ ان کے شوہر وفات پا چکے تھے۔ اسلام کی خاطر قریش کی طرف سے ام المومنین حضرت سودہؓ نے بڑی تکالیف اٹھائیں اور بہت صبر کے ساتھ یہ دکھ برداشت کئے انہی خدمات کا آنحضرت ﷺ نے بھی اعتراف کیا۔ جب آنحضرت ﷺ نے ان سے نکاح کیا۔ یہ عمر میں آپؐ سے بڑی تھیں۔ ظاہری حسن بڑھاپے کی وجہ سے ختم ہو چکا تھا۔ دراصل آپؐ نے ان سے نکاح دونوں بچیوں کی نگرانی کی خاطر کیا تھا۔ جب ﷺ نے مکہ سے ہجرت فرمائی تو آپؐ کی دونوں بچیاں حضرت ام کلثومؓ اور حضرت فاطمہؓ حضرت سودہؓ کے پاس مکہ ہی میں رہیں۔ بعد آنحضرت ﷺ نے زیدؓ بن حارث اور ابو رافعؓ کو مکہ ان تینوں کو لانے کے لئے بھیجا۔

شادی جب حضرت رقیہؓ نے وفات پائی تو حضرت عثمانؓ بے حد غمگین اور اداس رہا کرتے تھے۔ ان کی یہ حالت دیکھ کر ایک روز آنحضرت ﷺ نے ان سے فرمایا "اے عثمانؓ تمہارا یہ کیا حال ہے کہ بہت غمزدہ ہو" حضرت عثمانؓ نے کہا "یا رسول اللہ ﷺ آپؐ کی بیٹی کی وفات سے میرا گھر ہی نہیں میرے دل کی دنیا بھی اجڑ گئی ہے۔ حضور ﷺ سے جو قرابت داری کا رشتہ قائم تھا وہ بھی ٹوٹ گیا۔ اس سے بڑھ کر اور کیا قیامت میرے لئے ہو گی۔ حضور ﷺ حضرت عثمانؓ کے اس بیان سے بہت متاثر ہوئے۔ اور فرمایا "اے عثمان میں اپنی بیٹی ام کلثوم تمہارے نکاح میں دیتا ہوں۔ اور اس کا مہر وہی ہو گا جو رقیہ کا تھا" چنانچہ ۳ھ ربیع الاول میں حضرت ام کلثومؓ کا نکاح حضرت عثمانؓ سے ہو گیا۔ رخصتی دو ماہ بعد ہوئی۔ حضرت ام کلثومؓ اور حضرت عثمانؓ آپس میں بہت اچھی طرح سے رہتے تھے۔ ان کی زندگی کے بارہ میں احادیث میں زیادہ ذکر نہیں ملتا۔ جیسا کہ حضرت عثمانؓ اور حضرت رقیہؓ کی محبت کے بارے بہت زیادہ ذکر آیا ہے کہ ان کی محبت اور پیار تو ضرب المثل تھی۔ مگر حضور ﷺ حضرت عثمانؓ اور حضرت ام کلثومؓ کی گھریلو زندگی سے بھی بہت مطمئن اور خوش تھے۔ حضرت ام کلثومؓ نے حضرت عثمانؓ کے ساتھ چھ برس بہت خوشگوار انداز میں گزارے۔ حضرت عثمانؓ کے محبت بھرے رویئے اور حسن سلوک کی وجہ سے ہی آنحضرت ﷺ نے حضرت ام کلثومؓ کی وفات پر فرمایا۔ "اگر میری دس لڑکیاں ہوتیں تو میں یکے بعد دیگرے (ہر لڑکی کے انتقال کے بعد) عثمانؓ کے نکاح میں دے دیتا" اس جملے سے ہی صاف ظاہر ہوتا ہے کہ حضرت عثمانؓ حضرت ام کلثومؓ کے ساتھ کس قدر محبت و پیار سے رہتے تھے۔ آپؓ کے عمدہ سلوک سے حضورؐ بہت خوش تھے۔

وفات حضرت ام کلثومؓ نے ۹ھ میں وفات پائی آنحضرت ﷺ نے خود نماز جنازہ پڑھائی حضور کے حکم پر ابو طلحہؓ قبر میں اترے ایک روایت یہ بھی ہے کہ حضرت ابو طلحہؓ حضرت علیؓ بن ابو طالب۔ حضرت فضلؓ بن عباسؓ اور حضرت اسامہؓ بن زیدؓ نے قبر میں اتارا۔

حضرت انسؓ سے روایت ہے ہم رسول اللہ ﷺ کی بیٹی ام کلثومؓ کے دفن میں شریک تھے۔ رسول کریم ﷺ قبر کے پاس بیٹھے تھے۔ اور آپ ﷺ کی آنکھوں سے آنسو جاری تھے۔ وفات کے وقت حضرت ام کلثومؓ کی عمر قریباً ۲۸ برس تھی۔ جنہوں نے غسل دیا۔ ان میں حضرت ام عطیہ بھی شریک تھیں۔

حضور ﷺ کے بیٹے تو بچپن ہی میں وفات پا گئے تھے۔ دو جوان شادی شدہ بیٹیاں تو پہلے ہی وفات پا چکی تھیں اب جو دو باقی تھیں ان میں سے بھی حضرت ام کلثومؓ وفات پا گئیں حضور ﷺ کو ان کی وفات پر شدید صدمہ ہوا۔ حضرت فاطمہؓ بھی بہن کی جدائی پر نڈھال تھیں ایک ایک کر کے سب بہنیں ان سے جدا ہو گئیں۔ ماں کا سایہ تو پہلے ہی اٹھ چکا تھا اس لئے ہر دم اداس رہتی تھیں۔

> "اس سال مطمح نظر یہ رکھیں کہ انسان کو انسانیت کے آداب سکھائے جائیں"۔
>
> (حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع)

تعارف

پندرہ روزہ المصلح کراچی کے دو پرچے (چار شمارے) جلد نمبر ۳ شمارہ نمبر ۲۳، ۲۴ اور جلد نمبر ۴ شمارہ نمبر ایک، دو موصول ہوئے ہیں۔ شمارہ نمبر ۲۳، ۲۴ میں اداریہ ۲۵ دسمبر۔ قائد اعظم کا یوم پیدائش اور قائد اعظم کے بعض ارشادات بھی دئے گئے ہیں۔

ہمارے پاس جو پرچہ آیا ہے اس میں سے بعض صفحات موجود نہیں ہیں اس لئے اس کا پورا تعارف تو نہیں کروایا جاسکتا لیکن اداریہ کے بعد خواجہ اصغر کاشمیری کا ایک مضمون ہے ریاست جموں و کشمیر کا جغرافیائی تاریخی اور مذہبی پس منظر اور اس کے بعد قصہ ربوہ کی اراضی کا، چک ڈھگیاں۔ ربوہ کیسے بنا۔ یہ مضمون شیخ عبدالماجد کے قلم کا مرہون منت ہے اور اس پرچے میں اقوام متحدہ اور ایک فائر بریگیڈ کے انگریزی زبان میں بھی مضمون کو شامل کیا گیا ہے۔ دراصل یہ مضمون لے ماند ڈپلومیٹی سے لیا گیا ہے۔

جلد نمبر ۴ کے شمارہ نمبر ایک اور دو میں اداریہ احمدیہ انٹرنیشنل ٹیلی ویژن کا افتتاح۔ تاریخ احمدیہ کا ایک درخشاں واقعہ کے موضوع پر ہے رمضان المبارک کی روح اور الٰہی جماعتیں محمد ارشد محمود صاحب کا مضمون ہے اور شیخ عبدالماجد صاحب کا ایک مضمون ہے امامت۔ اجتماع۔ جس میں اس بات کی طرف توجہ دلائی گئی ہے کہ ربوہ میں جماعت احمدیہ کو پُر امن جلسہ کی اجازت نہیں۔ مخالفین کو ہر اشتعال انگیزی کی اجازت ہے۔ لوگو! ایمان اور عمل صالح پر قائم رہو، نعمت امامت نازل ہوتی رہے گی۔

حضرت ابوبکر صدیقؓ کا خطبہ خلافت بھی شامل اشاعت ہے۔ محترم شیخ اعجاز احمد صاحب کی رحلت کے متعلق ایک مضمون مدیر المصلح کے قلم سے شائع ہوا ہے۔ سید ممتاز احمد صاحب ریٹائرڈ بریگیڈیئر نے بیف یعنی بڑے گوشت کے متعلق ایک معلوماتی مضمون تحریر کیا ہے۔ محمد ارشد محمود صاحب نے عہد صحابہؓ کے سب سے کم سن مفسر قرآن حضرت عبداللہ بن عباسؓ کے سوانح پیش کئے ہیں۔ اور آخر میں دنیائے سیاست و صحافت پر بعض نہایت اہم نوٹس شائع کئے گئے ہیں۔ اقوال ابن عربی بھی قابل توجہ ہیں۔

> "احمدی مزاج ایک بین الاقوامی مزاج بن چکا ہے اور انسانیت کی بھلائی چاہتا ہے۔ انسانیت کی بہبود چاہنا اس بین الاقوامی مزاج کی سرشت میں داخل ہے۔"
>
> (حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع)

خالد احمدیت حضرت مولانا ابو العطاء صاحب بڑی باغ و بہار متنوع شخصیت کے حامل تھے۔ خدا تعالیٰ نے طلاقت و فصاحت کی دولت سے مالا مال کیا تھا۔ یہاں حضرت حافظ مختار احمد شاہ جہاں پوری کی ایک بات یاد آ رہی ہے۔ کم و بیش چالیس سال پہلے کی بات ہے خاکسار حافظ صاحب کے کچے مکان میں ملاقات کے لئے حاضر ہوا۔ جتنی دیر بیٹھنے کا اتفاق ہوا نہایت مفید و دلچسپ اور پر لطف گفتگو ہوتی رہی۔ حضرت حافظ صاحب کی یادداشت آپ کی وسعت مطالعہ آپ کی زبان و کلام پر قدرت آپ کی بجا اور بر محل تنقید ہر ہر بات سے مترشح تھی۔ باتوں باتوں میں فرمانے لگے کہ ایک دفعہ میں رات کے وقت تیار ہو کر قادیان کے مہمان خانہ سے باہر نکل رہا تھا کہ پیچھے سے میر صاحب (حضرت میر محمد اسحاق) کی آواز آئی کہ حافظ صاحب آپ بے وقت کہاں جا رہے ہیں؟ میں رک گیا اور میر صاحب کے نزدیک آنے پر انہیں بتایا کہ بیت اقصیٰ میں تقریری مقابلہ ہو رہا ہے وہ سننے جا رہا ہوں۔ میر صاحب کہنے لگے کہ "حافظ صاحب بچوں کا کوئی مقابلہ ہے آپ کی دلچسپی کی وہاں کیا بات ہو گی؟" حضرت حافظ نے جواب دیا کہ میر صاحب میں اللہ دتہ (استاذ محترم حضرت مولانا ابو العطاء) کو سننے جا رہا ہوں۔ اسے قدرت نے یہ حسن بخشا ہے کہ اگر اس کے منہ سے کوئی غلط لفظ نکل جائے تو وہ اپنی بات اور فقرہ کو اس طرح ادا کرتا ہے کہ وہ لفظ بالکل بر محل ہو جاتا ہے......... بچپن اور زمانہ طلب علمی میں حضرت حافظ صاحب جیسے نقاد کی یہ رائے بہت اہمیت کی حامل ہے۔

جہاں تک مجھے یاد پڑتا ہے پہلی دفعہ وڈالہ گرنتھیاں کے قریب ایک مناظرہ میں آپ کو سنا تھا۔ اس کے بعد بیت اقصیٰ۔ بیت مبارک قادیان میں بیسیوں دفعہ سنا ہو گا۔ جلسہ سالانہ کے سٹیج پر آپ کی تقریر بہت ہی مقبول ہوتی تھی۔ سرگودہا میں ایک پبلک جلسہ میں جہاں حضرت امام ثانی کی تقریر تھی آپ کی آمد سے قبل حضرت مولانا نے تقریر کی اور سماں باندھ دیا۔ کئی مجالس و تقاریب میں آپ کی نمائندگی کا شرف حاصل ہوا آپ کی تقریر میں سلاست و روانی اپنی مثال آپ تھی۔ خطاب میں زیر بحث نکات کو نمبر وار ذہن نشین کروانا۔ مجمعے کی نفسیات کے مطابق بیان اور پھر اس بیان کو مقررہ وقت میں مکمل کرنا آپ کے خطاب کی خصوصیات میں شامل تھا۔ آپ بتایا کرتے تھے کہ ایک دفعہ مجلس شوریٰ میں کسی تجویز پر کافی بحث ہو چکی تھی۔ حضرت امام ثانی رائے شماری کروانا چاہتے تھے میں نے عرض کیا کہ میں بھی کچھ کہنا چاہتا ہوں آپ نے فرمایا کہ اس پر پہلے ہی بہت بحث ہو چکی ہے میں نے عرض کیا کہ بہت ضروری گزارش ہے میں مختصراً بیان کروں گا۔ آپ نے ایک منٹ بولنے کی اجازت دی۔ فرمایا کرتے تھے کہ میں اپنی بات ایک منٹ میں مکمل کر کے اپنی جگہ پر بیٹھ گیا۔ آپ اپنے شاگردوں کو ہمیشہ ہی یہ نصیحت فرماتے تھے کہ اپنی تقریر بلکہ گفتگو میں بھی زائد الفاظ استعمال نہ کریں۔

اللہ کے فضل سے آپ تقریر کے ساتھ ساتھ تحریر کے بھی ماہر تھے۔ قادیان سے رسالہ فرقان جاری ہوا تو آپ ہی اس کی روح رواں تھے۔ تعلیم الدین کے نام سے ایک رسالہ نکلتا تھا اس میں بھی آپ کا کافی حصہ ہوتا تھا زمانہ طالب علمی سے ہی آپ کے مضامین جماعت کے رسائل و اخبارات میں چھپنے شروع ہو گئے تھے۔ بتایا کرتے تھے کہ اس زمانہ میں رسائل خریدنے کی تو استطاعت نہ تھی البتہ دفتر تشحیذ الاذہان میں کچھ اخبار و رسائل آتے تھے میں روزانہ وہاں جا کر اپنے ذوق مطالعہ کی تسکین کرتا۔ اس زمانہ میں حضرت قاضی ظہور الدین اکمل رسالہ تشحیذ کے منتظم تھے۔ میرے شوق کو دیکھ کر وہ بھی حوصلہ افزائی کرنے لگے۔ البشریٰ عربی رسالہ بھی بلاد عربیہ سے حضرت مولوی صاحب نے جاری کیا اور بہت قابل قدر عربی لٹریچر پیدا کیا۔ تقسیم ملک کے بعد احمد نگر جیسے چھوٹے سے گاؤں میں جامعہ احمدیہ شروع ہوا۔ لائبریری دار المطالعہ وغیرہ کی "عیاشی" تو اس وقت کے حالات میں ذہن میں بھی نہ آ سکتی تھی۔ حضرت مولوی صاحب نے وہاں سے الفرقان جاری کر دیا جو بظاہر استاذ محترم کی ذاتی ملکیت تھا مگر عملاً ہمیشہ ہی جماعت کی گراں قدر خدمت بجا لاتا رہا۔ بلکہ یہ کہنا زیادہ مناسب ہو گا کہ قلمی کاوشوں کا محاذ اس رسالہ نے سنبھالا ہوا تھا اور خوب سنبھالا ہوا تھا۔

جیسا کہ ذکر ہو چکا ہے یہ رسالہ استاد محترم کا ذاتی تھا۔ جماعت میں مولوی صاحب کے مقام اور رسالہ کی افادیت کی وجہ سے اس کا بہت اونچا مقام اور نام تھا مگر واقفان حال خوب جانتے ہیں کہ یہ رسالہ کبھی بھی جلب منفعت کا باعث نہ بنا۔ اصل مقصد تو دعوت و اشاعت تھا حضرت مولوی صاحب کو اللہ تعالیٰ نے اور بہت سی خوبیوں کے ساتھ تو سیر چشمی کی بہت نمایاں صفت سے بھی سرفراز فرمایا تھا۔ کئی دفعہ ایسے ہوا کہ احباب رسالہ کی بہتری اور حضرت مولوی صاحب کی یکسوئی کی خاطر تجویز کرتے کہ رسالہ کا انتظام اور ادارت الگ الگ کر دیئے جائیں۔ یہ مشورہ مان لیا جاتا کوئی مستعد خادم سلسلہ اپنی خدمات بھی پیش کر دیتا۔ مینیجر صاحب خریداروں کی تعداد اور آمد میں اضافہ کی کوشش شروع کرتے مگر جب بات یہاں تک پہنچتی کہ "اعزازی" رسالہ بہت زیادہ تعداد میں جا رہا ہے اور یہ کہ فلاں فلاں خریدار کے ذمہ بقایا ہو چکا ہے ان کا رسالہ بند کر دیا جائے...... یہ مخلصانہ تجویز دعوت و اشاعت کے مقصد اور مولوی صاحب کی طبیعت سے مناسبت نہ رکھنے کی وجہ سے نا منظور ہو جاتی۔ مینیجر صاحب اپنی تمام نیک خواہشات کے باوجود الگ ہو جاتے اور رسالہ اپنی پہلی شان سے ہی جاری رہتا...... یہ رسالہ تو حضرت مولوی صاحب کے ساتھ ہی ختم ہو گیا تاہم آپ کی گراں قدر تصانیف "تفہیمات ربانیہ" "تفہیمات الٰہیہ" "مقامات النساء" "نبراس المومنین" "تحریری مناظرہ" "بہائی تحریک" "بہائی شریعت" "القول المبین" وغیرہ آپ کی ہمیشہ قائم رہنے والی زندہ یادگار ہیں۔

محترم صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب نے انصار اللہ کراچی کے سالانہ اجتماع منعقدہ ۱۹۷۳ء میں تربیت اولاد کے سلسلہ میں مزید فرمایا۔

تربیت اولاد کا چوتھا گر۔ صحبت صالحین

اللہ تعالیٰ کے نیک اور مقرب بندوں کی اتباع اور ان سے ذاتی تعلق پیدا کرنا ہے قرآن کریم نے ایک اور جگہ فرمایا صادقین کی صحبت اختیار کرو۔ ان کا ساتھ دو۔ ان کے پیچھے چلو تا صراط مستقیم پر قائم رہ سکو۔ اللہ تعالیٰ کے مقرب بندوں میں ایک برقی قوت ہوتی ہے۔ ایک مقناطیسی کشش اور طاقت ان کو عطا کی جاتی ہے۔ جو ان کا دامن تھامے رہتے ہیں وہ بھی ان انوار و برکات سے حصہ پاتے ہیں۔ کسی نے سچ کہا ہے۔

صحبت صالح ترا صالح کند
صحبت طالح ترا طالح کند

جماعت کے وہ خوش قسمت جن کو حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کی بیعت اور صحبت کا شرف حاصل ہوا یا آپ کے وصال کے بعد جن کو رفقائے بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کی صحبت میسر آئی اور ان کی مجالس میں بیٹھنے اور ان کی باتیں سننے کا موقعہ ملا صاحب تجربہ ہیں کہ ان کی مجالس میں شمولیت سے ذہنوں سے میل اور کدورت اور زنگ خود بخود دور ہو جاتا تھا۔

اب تو سائنس نے بھی یہ امر ثابت کر دیا ہے کہ ایک انسان کی ذہنی حالت اور خیالات کا اثر اس کے ساتھ اٹھنے بیٹھنے والوں پر بھی ہوتا ہے۔ والدین کا فرض ہے کہ وہ اس امر کی نگرانی کرتے رہیں کہ ان کے بچوں کی کیسے لوگوں سے میل ملاقات ہے۔ انگریزی کی ایک مثل ہے کہ کسی انسان کی قدر و قیمت پہچاننے کے لئے اس کے دوستوں کی حالت پر نظر ڈال لو۔ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ نے جماعت کو بار بار اس طرف بھی متوجہ کیا ہے۔

حضرت صاحب فرماتے ہیں۔ قرآن شریف میں آیا ہے۔

"اس نے نجات پائی جس نے اپنے نفس کا تزکیہ کیا۔ تزکیہ نفس کے واسطے صحبت صالحین اور نیکوں کے ساتھ تعلق پیدا کرنا بہت مفید ہے۔ جھوٹ وغیرہ اخلاق رذیلہ دور کرنے چاہئیں اور جو راہ پر چل رہا ہے اس سے راستہ پوچھنا چاہئے۔ اپنی غلطیوں کو ساتھ ساتھ درست کرنا چاہئے جیسا کہ غلطیاں نکالنے کے بغیر املا درست نہیں ہوتا۔ ویسا ہی غلطیاں نکالنے کے بغیر اخلاق بھی درست نہیں ہوتے۔ آدمی ایسا جانور ہے کہ اس کا تزکیہ ساتھ کے ساتھ ہوتا رہے تو سیدھی راہ پر چلتا ہے ورنہ بہک جاتا ہے"۔

(ملفوظات جلد اول ص ۴۶۳)

ایک دوسرے موقعہ پر فرمایا۔

"صادقوں کی صحبت میں رہنا ضروری ہے بہت سے لوگ ہیں جو دور بیٹھے رہتے ہیں اور کہہ دیتے ہیں کہ کبھی آئیں گے اس وقت فرصت نہیں ہے"۔

نیز فرمایا۔

"اگر تم واقعی اس سلسلہ کو شناخت کرتے ہو اور خدا پر ایمان لاتے ہو اور دین کو دنیا پر مقدم کرنے کا سچا وعدہ کرتے ہو تو میں پوچھتا ہوں کہ اس پر عمل کیا ہوتا ہے۔ کیا "سچوں کے ساتھ رہو" کا حکم منسوخ ہو چکا ہے۔ اگر تم واقعی ایمان لاتے ہو اور سچی خوش قسمتی یہی ہے تو اللہ تعالیٰ کو مقدم کر لو۔ اگر ان باتوں کو ردی اور فضول سمجھو گے تو یاد رکھو خدا تعالیٰ سے ہنسی کرنے والے ٹھہرو گے۔

حضرت میاں عبد اللہ سنوری صاحب

باقی صفحہ ۵ پر

میاں عبدالمنعم ایڈووکیٹ ہائی کورٹ۔ لاہور

گرین کارڈ لاٹری ویزا برائے امریکہ

آج کل اخبارات میں بذریعہ اشتہارات گرین کارڈ لاٹری ویزا کا بڑا چرچا ہے۔ اور پاکستانیوں کی لاعلمی کی وجہ سے کئی جعلی کمپنیاں اور کئی افراد اس لاٹری ویزا کے بہانے ہزاروں روپے بٹور رہے ہیں۔ احباب کے علم کے لئے اس لاٹری ویزا کے متعلق ضروری معلومات عرض ہیں۔

یہ گرین کارڈ لاٹری ویزا امریکن گورنمنٹ نے ایسے ممالک کے افراد کے لئے شروع کیا جن کی تعداد امریکہ میں دوسرے ممالک کے تارکین وطن کی نسبت کم ہے۔ پاکستان بھی ان ممالک میں شامل ہے۔ امریکن گورنمنٹ کے پاس کردہ قانون امریکن امیگریشن دفعہ ۲۰۳ (ت) کے تحت اس کو "ڈائیورسٹی پروگرام" کا نام دیا گیا ہے۔ امسال تقریباً ۵۵ ہزار افراد کو امریکن گورنمنٹ اس لاٹری (قرعہ اندازی) کے ذریعہ گرین کارڈ دے گی۔ پاکستان کے حصہ میں تقریباً ۳۸۵۰ کارڈ آتے ہیں۔ لیکن اگر دوسرے ممالک کے مقابلے میں پاکستانی زیادہ تعداد میں درخواستیں دیں تو پاکستانی اپنے حصہ سے زیادہ گرین کارڈ حاصل کرسکتے ہیں۔

ہر پاکستانی اس ڈائیورسٹی پروگرام کے تحت درخواست دے سکتا ہے۔ لیکن اس کے لئے کم از کم تعلیمی قابلیت ہائر سیکنڈری / انٹر میڈیٹ لازمی ہے۔ یا گذشتہ پانچ سال کے دوران کسی ایسے پیشے میں کام کرنے کا کم از کم دو سال کا تجربہ ہو اور اس پیشے کے لئے کم از کم دو سال کی تربیت حاصل کی ہو۔ جو پاکستانی ان شرائط پر پورا اترتا ہو اس کے بیوی بچے بھی درخواست دے سکتے ہیں۔ مگر بچوں کو ۲۱ سال سے کم اور غیر شادی شدہ ہونا چاہئے۔ والدین اس میں شامل نہیں۔

ایک شخص ایک ہی درخواست دے سکتا ہے۔ زیادہ درخواستیں دینے والے کو نااہل قرار دیا جائے گا درخواست کی کسی قسم کی کوئی فیس نہیں ہے۔ درخواست سادہ کاغذ پر انگریزی رسم الخط میں صاف صاف لکھئے یا ٹائپ کیجئے۔ جس میں مندرجہ ذیل معلومات فراہم کیجئے۔

۱۔ درخواست دہندہ کا نام (آخری یا خاندانی نام کے نیچے لائن کھینچئے)
اس ترتیب سے نام لکھئے۔ آخری نام / خاندانی نام۔ پہلا نام۔ درمیانی نام
مثلاً محمد افضل شیخ کو شیخ محمد افضل لکھئے۔

۲۔ درخواست دہندہ کی تاریخ پیدائش اور مقام پیدائش۔
تاریخ اس ترتیب سے لکھئے۔ تاریخ۔ مہینہ۔ سال مثلاً 10th May,1965 مقام پیدائش اس ترتیب سے لکھیں۔
سب سے پہلے شہر/ضلع۔ صوبہ۔ ملک
مثلاً ربوہ ضلع جھنگ۔ پنجاب۔ پاکستان

۳۔ اسی طرح اگر درخواست دہندہ اپنے بیوی بچوں کو بھی اس میں شامل کرنا چاہتا ہے تو شریک حیات اور بچوں کی تاریخ پیدائش اور مقام پیدائش مندرجہ بالا طریقہ کے مطابق تحریر کرے۔

۴۔ درخواست دہندہ کا ایڈریس۔ ڈاک کا پتہ مکمل اور صاف تحریر کریں۔

۵۔ درخواست دہندہ اپنی شہریت تحریر کرے۔

درخواست مندرجہ ذیل پتہ پر بذریعہ ڈاک ارسال کی جائے

DV-I Program
Natiomal Visa Center
Portsmouth, NH 00210
U. S. A

درخواستیں عموماً ڈاک یا ہوائی ڈاک سے بھیجی جانی چاہئیں۔ جو درخواستیں بذریعہ فیکس یا کسی ایسے ذریعہ سے جس میں خصوصی طریقے استعمال کئے گئے ہوں۔ مسترد کردی جائیں گی۔ عام ڈاک کے لفافے میں درخواست بھیجی جائے۔ لفافے کا سائز لمبائی میں ۶ سے ۱۰ انچ اور چوڑائی میں ۳ سے ۴ انچ ہونا چاہئے۔ لفافے کے Left بائیں کونے میں اپنا نام اور ڈاک کا پتہ لکھیں۔ وہی نام پتہ درج کریں جو کہ درخواست میں درج کیا گیا ہے۔ لفافے کے سامنے اس طرح لکھا ہونا چاہئے۔

Pakistan
Sheikh Muhammad Afzal
Street No.11,Dar-ul-Barkat
Rabwah, District Jhang,
Punjab
PAKISTAN

DV-I Program
National Visa Center
Portsmouth, NH 00210
U. S. A

درخواستیں متعلقہ پتہ پر یکم جون ۱۹۹۴ء سے ۳۰ جون ۱۹۹۴ء تک موصول ہونی چاہئیں۔ یکم جون سے قبل اور ۳۰ جون کے بعد وصول ہونے والی درخواستیں مسترد تصور ہوں گی۔ درخواست کے ہمراہ کسی قسم کی تعلیمی اسناد۔ سرٹیفکیٹ یا کوئی دیگر دستاویز نہیں لگائی جائے گی۔ اگر درخواست دہندہ کا نام قرعہ اندازی میں نکل آئے گا تو پھر ضروری دستاویزات طلب کی جائیں گی۔

اس لاٹری کی آڑ میں چونکہ کئی کمپنیاں جو کہ اپنے آپ کو امریکن امیگریشن لاء کا ایکسپرٹ ظاہر کرتی ہیں۔ مختلف حیلوں بہانوں سے ہزاروں روپے بٹور رہی ہیں۔ بلکہ کئی جگہوں پر سینکڑوں ڈالر فیس کے نام پر حاصل کی جا رہی ہے۔ اسی وجہ سے احباب جماعت کی معلومات کے لئے دی جا رہی ہیں۔ تاکہ احباب جماعت ایک ایسی سکیم پر جس کا تمام تر انحصار درخواست دہندہ کی قسمت پر ہے۔ ہزاروں روپے خرچ کرنے سے پرہیز کریں۔ زیادہ سے زیادہ احتیاطاً کسی وکیل یا ایڈووکیٹ کی نگرانی میں درخواست تیار کروا کر بھجوا دی جائے۔ جس کے لئے معمولی معاوضہ مثلاً ۵/۴ صد روپے تک ادا کر دیا جائے۔ تاکہ درخواست دہندہ کی تسلی ہو جائے۔ وگرنہ بہتر یہی ہے کہ درخواست خود مندرجہ بالا شرائط کے تحت بھجوائی جائے۔

میاں عبدالمنعم ایڈووکیٹ ہائی کورٹ ۲۴ میکلوڈ روڈ۔ لاہور

روزنامہ نوائے وقت کا ایک اداراتی نوٹ

فرقہ وارانہ دہشت گردی کا انسداد۔
ہم آہنگی کی ضرورت

گزشتہ روز وہاڑی کی امام بارگاہ میں بم دھماکے سے چھ افراد زخمی ہوگئے جن میں سے ایک کی حالت خطرناک ہے۔ اس سے قبل سرگودھا میں بھی اسی طرح کے حملے میں دو افراد جاں بحق ہو چکے ہیں۔ شاہدرہ کی جامعہ محمدیہ میں تخریب کاری کو بھی زیادہ عرصہ نہیں گزرا۔ یہ تمام اسی سلسلہ کی کڑیاں ہیں جو گزشتہ دو تین سال سے جاری ہے۔ جہلم میں جمعہ کے روز دو مذہبی گروہوں میں پمفلٹ کی تقسیم پر تنازعہ پیدا ہوگیا جس میں نوبت خشت باری اور فائرنگ تک پہنچ گئی۔ چند روز قبل صادق گنجی کے قتل کیس کا ملزم ریاض بسرا پولیس حراست سے فرار ہوگیا۔ اب پنجاب حکومت نے ان افراد کی فہرست شائع کر دی ہے جو مبینہ طور پر اس کی ہٹ لسٹ پر ہیں۔ یہ صورتحال انتہائی تشویشناک ہے اور قومی حلقوں کو جماعتی سیاست سے بالا ہوکر اس کا نوٹس لینا چاہئے۔ پاکستان دشمن طاقتوں کی خواہش ہے کہ پاکستان کو فرقہ وارانہ لڑائیوں کے ذریعہ ختم کر دیا جائے۔ اس مقصد کے لئے وہ ہمارے جذباتی شہریوں کو اپنا آلہ کار بناتے ہیں۔ اہل سنت اور اہل تشیع دونوں فرقوں کے محب وطن لوگوں کو مل کر سوچنا چاہئے کہ دشمن کی اس چال کو کیسے ناکام بنایا جا سکتا ہے۔

اقبال اور قائداعظم نے جس پاکستان کی بنیاد رکھی تھی وہ نہ شیعہ پاکستان تھا نہ سنی بلکہ وہ غیر فرقہ وارانہ پاکستان تھا۔ اس لئے اس ملک کی بقا بھی غیر فرقہ واریت سے مشروط ہے۔ ہم دینی سیاسی جماعتوں سے درخواست کریں گے کہ وہ ملک کو شیعہ سنی فساد سے بچانے کی ابھی سے کوشش کریں ورنہ یہ آگ ایک مرتبہ بھڑک اٹھی تو پھر سب کچھ بھسم کردے گی۔ یہ نہ صرف حکومت کی ذمہ داری ہے' نہ انتظامیہ کی' بلکہ اس ملک میں بسنے والے ہر شخص کی ذمہ داری ہے کہ وہ اسے شیعہ سنی فساد میں بھسم ہونے سے بچائے۔ بیگم نصرت بھٹو نے مطالبہ کیا ہے کہ سپاہ صحابہ کے خلاف ایم کیو ایم جیسا آپریشن شروع کیا جائے۔ ہم اس قسم کے مطالبات کو ملکی مفاد کے منافی سمجھتے ہیں۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ دونوں فرقوں کے بااثر اصحاب ہی بیٹھ کر اپنے اپنے فرقے کے دہشت گردوں کے خلاف لائحہ عمل تیار کریں۔ کسی ایک فرقے کو مطعون کرنے سے صورت حال مزید خراب ہو سکتی ہے۔ ہمیں امید ہے کہ سیاسی جماعتیں اور حکومت سب مل کر اس انتہائی خطرناک مسئلے کے حل کا راستہ تلاش کریں گے اور پیشتر اس کے کہ پانی سر سے اونچا ہو جائے مذہبی دہشت گردوں کو آہنی ہاتھ سے دبانے کی کوشش کریں۔ کیونکہ یہ شیعہ ہیں نہ سنی بلکہ ملک دشمن عناصر انہیں اپنے مقاصد کیلئے استعمال کر رہے ہیں۔

(اداراتی نوٹ نوائے وقت ۱۰۔ مئی ۱۹۹۴ء)

بقیہ صفحہ ۴

فرماتے ہیں۔

میں نے ایک دفعہ حضرت صاحب سے عرض کیا کہ جب میں قادیان آتا ہوں تو اور تو کوئی خاص بات محسوس نہیں ہوتی مگر یہ دیکھتا ہوں کہ یہاں وقتاً فوقتاً ایک لخت مجھ پر آیات کے معنی کھولے جاتے ہیں۔ اور اس طرح محسوس کرتا ہوں کہ گویا میرے دل پر معانی کی ایک پوٹلی بندھی ہوئی گرا دی جاتی ہے۔ حضرت صاحب نے فرمایا کہ ہمیں قرآن شریف کے معارف دے کر ( ) اور اسی کی خدمت ہمارا فرض مقرر کی گئی ہے۔ پس ہماری صحبت کا بھی یہی فائدہ ہونا چاہئے۔

صادقہ شمس۔ایم اے (سیاسیات)

اقوامِ متحدہ اور امنِ عالم

قانون ارتقاء کے مطابق جس طرح ایسے جاندار دنیا میں ختم ہو گئے جو بدلتے ہوئے حالات کا ساتھ نہ دے سکے اسی طرح انسانی تمدن میں کمزور اور ناکارہ ادارے ختم ہو جاتے ہیں۔ اور ان کی جگہ دوسرے موثر اور ترقی پذیر ادارے لے لیتے ہیں۔ بین الاقوامی تنظیم کے ایک تجربہ سے فائدہ اٹھا کے مغربی طاقتوں نے دوسری جنگ عظیم کے فوراً بعد کمزور انجمن اقوام کو از سرنو ایک نئے نام کے تحت تشکیل کیا۔ اور اقوام متحدہ کی داغ بیل ڈالی گئی۔ اس طرح قوموں کے مابین سیاسی دھڑے بندیوں کے ایک نئے کھیل کا آغاز ہوا۔ چند تنظیمی تبدیلیوں کے باوجود نئی عامی تنظیم اپنی پیشرو کا ہی چربہ معلوم ہوتی ہے۔ اقوام متحدہ کے قیام کے لئے دوسری جنگ عظیم کے دوران ہی مختلف کانفرنسوں کا انعقاد ہوا اور آخر کار اپریل ۱۹۴۵ء میں سان فرانسسکو کے مقام پر ایک کانفرنس منعقد ہوئی جس میں پچاس اقوام نے شرکت کی اور ۲۵ جون کو نیا منشور اتفاق رائے سے منظور کر لیا گیا۔ ۲۴۔ اکتوبر ۱۹۴۵ء کو اسے نافذ کر کے اقوام متحدہ کی باقاعدہ طور پر داغ بیل ڈالی گئی۔

سیاسی میدان میں اقوام متحدہ نے متعدد نازک مواقع پر اہم فیصلے کر کے دنیا کو جنگ کے خطرے سے نجات دلائی۔ ۱۹۴۶ء میں شام اور لبنان سے برطانوی فوجوں کے انخلا کے سلسلہ میں اقوام متحدہ نے نمایاں کردار ادا کیا۔ اس کے علاوہ کوریا کے معاملے میں اقوام متحدہ نے روسی ویٹو پس پشت ڈال کر فعال تنظیم ہونے کا ثبوت دیا۔ اسی طرح ۱۹۵۶ء میں نہر سویز کے مسئلہ اور بعد میں کانگو اور قبرص کے مسائل پر بھی اقوام متحدہ نے بر وقت مداخلت کر کے امن بحال کیا۔ حال ہی میں کویت پر عراق کے غیر قانونی قبضہ کو اقوام متحدہ کی زیر نگرانی آزاد کروایا۔

اقوام متحدہ کی ان چند ایک کامیابیوں کے باوجود اس حقیقت سے انکار نہیں کیا جا سکتا۔ کہ اقوام متحدہ بڑی طاقتوں کے ہاتھوں آلہ کار بن گئی ہے۔ آج سے ۴۷ برس پہلے ظلم و بربریت کی طویل اندھیری رات میں امن کا جو چاند طلوع ہوا تھا اس کی ایک کرن بھی زمین پر مظلوم انسانیت تک نہیں پہنچ سکی۔ اور اگر پہنچی بھی تو میزائلوں اور بارود کی صورت میں۔ یہ ادارہ غیر جانبدار کہلانے کے باوجود غیر جانبدار نہیں۔ تاریخ کے صفحوں پر نظر ڈالیں اس کے ہر صفحے پر ابن آدم کے خون اور ظلم کے قلم سے لکھی جانیوالی اقوام متحدہ کی جانبداری کی ایک داستان رقم ہے۔ یہ ادارہ اقوام متحدہ کہلانے کا بھی مستحق نہیں جس میں صرف پانچ ملکوں کو پوری دنیا کی تقدیر کا فیصلہ کرنے کا حق حاصل ہو۔

کرہ ارض پر مختلف خطوں میں انسانیت ظلم اور بربریت کی چکی میں پس رہی ہے ظالم کو کوئی روکنے والا نہیں بلکہ ظالم کی مدد کرنے والے ہیں۔

آج کشمیر لہو رنگ ہے۔ بوسنیا اجتماعی قبرستان اور فلسطین میں قتل و غارت کا بازار گرم ہے اس کے باوجود ہم دیکھتے ہیں کہ ظالم ظلم کرتا چلا جا رہا ہے اور اس کو کوئی ڈر اور خطرہ نہیں۔ کیونکہ اس کو اقوام متحدہ کی قراردادوں کا تحفظ حاصل ہے۔ انسانی آنکھ دیکھ رہی ہے کہ اقوام متحدہ نے امن کے لئے بوسنیا میں کیا کیا۔ بچے یتیم ہو رہے ہیں، بیویوں کے سہاگ لٹ رہے ہیں، گھر ویران ہو رہے ہیں۔ مگر افسوس کہ اقوام متحدہ ان کے لئے کچھ نہ کر سکی۔ بوسنیا کے معصوم بچے جنہیں ان کی ماؤں کے سامنے قتل کیا جا رہا ہے۔ ماؤں بہنوں کو ان کے گھروں میں زندہ جلایا جا رہا ہے یہ سب اقوام متحدہ کیسے برداشت کر رہی ہے۔ یوں محسوس ہوتا ہے کہ اقوام متحدہ نے امن کی فاختہ کے پر کاٹ کر اسے ظلم کے پنجرے میں قید کر دیا ہے۔ کشمیر جل رہا ہے بچے تڑپ رہے ہیں۔ عورتیں نوحہ کناں ہیں مگر اقوام متحدہ نے ان کے لئے کچھ نہ کیا۔

جب بھی کشمیر میں امن قائم کرانے کی بات کی گئی تو کہا گیا کہ بھارت قرارداد پر عمل در آمد نہیں کر رہا۔ سوال یہ ہے کہ بھارت کو یہ جرات کس نے دی۔ اسی ادارے نے جو ایک سراب کی مانند ہے مگر اب دنیا سراب اور حقیقت میں فرق جان گئی ہے۔ آج جو اسرائیل اور فلسطین کا مسئلہ نظر آتا ہے اس کے پیدا کرنے میں ایک بڑا ہاتھ اقوام متحدہ کا ہے کیونکہ اقوام متحدہ نے یہود کی ایک ایسی ریاست فلسطین میں قائم کر دی جو انصاف کی کسوٹی پر کسی پہلو سے بھی قائم نہیں کی جا سکتی۔ اور اسرائیل کو ایک مسلمان علاقے میں قائم کر دیا۔

سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ اقوام متحدہ کو یہ حق کس نے دیا کہ وہ جب چاہے دنیا میں ایک نیا ملک پیدا کر دے اور جب چاہے کسی ملک کو مٹا دے۔ ان سب باتوں کو دیکھنے کے بعد یہ روز روشن کی طرح عیاں ہے کہ اقوام متحدہ ہرگز امن کی علمبردار نہیں ہے۔ حقیقت تو یہ ہے کہ اقوام متحدہ امن کی علمبردار ہے امریکہ کے لئے، روس کے لئے، انگلستان، فرانس اور اسرائیل کے لئے۔ جن کے پاس ہر سال کروڑوں روپیہ ایٹمی پلانٹ کے لئے تو ہوتا ہے۔ لیکن افریقہ کی قحط زدہ دم توڑتی ہوئی انسانیت کے لئے نہیں۔ اقوام متحدہ ہرگز اسلام کے لئے اور دکھی انسانیت کے لئے امن کی علمبردار نہیں۔

جذباتِ محبت

مکرم خواجہ عبدالمومن صاحب اوسلو ناروے سے لکھتے ہیں۔

محترم مولانا نسیم سیفی صاحب مجاہد احمدیت آپ کی رہائی ایسی مبارک ثابت ہوئی کہ اللہ کے فضل و رحم سے آپ کے بعد دس سال سے قید و بند کی اذیتیں برداشت کرنے والے اسیران راہ مولا بھی رہا ہو گئے۔

آپ نے قید میں رہتے ہوئے بھی قطعات کے پھول برسائے۔ ان کی خوشبو سے سارے دنیا کے احمدی معطر ہوتے رہے۔ آپ نے بہت عمدہ جرأت اور بہادری اور جانثاری کا نمونہ پیش کیا ہے جو نوجوانوں اور آئندہ نسلوں کے لئے مشعل راہ ثابت ہو گا۔ میری طرف سے دلی مبارکباد قبول کریں۔

مکرم و محترم بزرگوارم سیفی صاحب

امید ہے آپ مع اہل خانہ و دیگر بزرگان بخیر و عافیت ہونگے۔ سب سے پہلے تو دیر سے خط لکھنے کی معذرت چاہتا ہوں جب دیر سے اخباریں ملتی ہیں۔ تو دیر آید درست آید والا فقرہ شاید ہمارے جیسوں کے لئے ہے۔ آپ کی گرفتاری کی خبر بڑے دکھ اور تکلیف سے پڑھی۔ ساری جماعت میں اعلان کیا۔ سارے ہی غمگین ہو گئے۔ پھر بہت دعائیں کیں میں سوچتا ہوں کہ حضرت صاحب کی دعائیں ہی رنگ لائیں۔ ہماری دعائیں تو لہو لگا کر شہیدوں میں شامل ہونے کے مترادف ہونگی۔ اللہ تعالیٰ نے فضل فرمایا۔ رہائی عطا فرما دی۔ رہائی کی خبر بھی دیر سے ملی کیونکہ خاکسار سنٹرل افریقہ کے ملک کیمرون گیا ہوا تھا۔ خیر خوشی کی خبر میں جلدی یا دیر کا کوئی چکر نہیں خوشی خوشی ہوتی ہے جب بھی پہنچے۔ آج ۳۔ مئی ہے۔ پریس کی آزادی سے متعلق سیمینار۔ کانفرنسیں اور فلمیں دکھا رہے ہیں۔ فرانسیسی میں کہتے ہیں۔

Il n'y a pas de liberte sans liberte de la presse

کہ اگر پریس آزاد نہیں تو کوئی آزادی نہیں۔ پریس کی آزادی قوموں کی آزادی کی دلیل ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمارے ملک پاکستان کو بھی ایسی آزادی نصیب کرے۔ یہ فقرہ تو ویسے ہی آ گیا۔ میں ذکر کر رہا تھا آپ کی آزادی کا۔ کس قدر مبارک بادی کے آپ مستحق ہیں۔ کہ اللہ تعالیٰ نے عظیم الشان مقام عطا فرما دیا ہے۔ "اسیران راہ مولا" یہ لقب بھی خدا کے فضل کے بغیر نہیں مل سکتا۔ بہت بہت مبارک ہو۔ میرے استاذی المکرم ناز صاحب اور مکرم و محترم دوست آغا صاحب کو بھی قاضی صاحب کو بھی بہت بہت مبارک اور سلام اور دعا۔ میں نے ایک مضمون مکرم الراجی بصیر صاحب سے متعلق لکھ کر بھیجا تھا معلوم نہیں پہنچا ہے کہ نہیں' یا راہوں میں ہی کھو گیا ہے۔ خدا کرے پہنچ گیا ہو اور امید ہے وقت آنے پر شائع بھی فرما دیں گے۔

میری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ الفضل کو دن دگنی رات چوگنی ترقی عطا فرمائے۔

آخر پر دیگر اسیران راہ مولا کی خدمت میں اس خط کی وساطت سے اپنی اور جماعت احمدیہ ریپبلک آف بینن۔ ٹوگولینڈ اور نائیجر کی طرف سے بہت بہت مبارک باد پیش کرتا ہوں۔ قبول فرمائیں۔

خاکسار

صفدر نذیر گولیکی

امیر و مشنری انچارج بینن ٹوگو نائیجر

مکرمہ سیدہ نسیم سعید صاحبہ لکھتی ہیں:۔

فضل عمر ہسپتال کے مختلف شعبہ جات اور اعلیٰ و جدید ترین مشینوں اور مختلف طبی معائنوں کے متعلق مکرم ڈاکٹر صلاح الدین صاحب پی۔ ایچ۔ ڈی (انگلینڈ) حال نیو یارک اور مکرم اظہر اقبال سیفی صاحب کے مضامین نہایت معلومات افزا بلکہ ایمان افروز ہیں پڑھ کر ڈاکٹر صلاح الدین صاحب اور سب متعلقہ افراد و خواتین کے لئے دلی گہرائیوں سے دعائیں نکلیں۔ خدا تعالیٰ ان جدید ترین اور اعلیٰ ترین مشینوں کے استعمال کے لئے ہمارے قابل ترین ڈاکٹروں کو توفیق دے کہ وہ کل وقتی یا جز وقتی اپنی خدمات فضل عمر ہسپتال کے لئے وقف کر دیں۔ اور فضل عمر ہسپتال کو جسمانی اور روحانی شفا کا اعلیٰ ترین ہسپتال شافی مطلق قادر و توانا خدا تعالیٰ بنا دے۔ آمین

مکرم و محترم نسیم سیفی صاحب کی خواہش پر مضامین کا یہ سلسلہ جاری ہوا تھا

مکرم حکیم عبدالحمید صاحب اعوان اپنے خط محررہ ۱۶ مارچ ۱۹۹۴ء میں لکھتے ہیں:-

آپ سب اسیران کی رہائی کی خوش کن خبر پڑھی تو دل و جسم اپنے مولا کے حضور سجدہ شکر بجالایا۔ اپنی جان سے پیارے آقا کی دعاؤں میں، کل عالم میں پھیلے ہوئے احمدیوں کی دعائیں بھی شامل تھیں جنہیں ہمارے پیارے اور مہربان خدا تعالیٰ نے قبول فرمایا۔ میری طرف سے آغا صاحب ناز صاحب قاضی صاحب اور چوہدری ابراہیم صاحب کی خدمت میں سلام اور عید مبارک عرض کردیں۔

★☆★☆★

سوا

بلندیوں [illegible] بھی [illegible] ہے اور اس طرح وہ اپنے [illegible] میں اضافہ کرتا اور [illegible] فوائد حاصل کرنے کی کوشش کرتا ہے۔

جہاں تک روحانیت' روحانی رفعتوں کا سوال ہے بعض انسان اپنی فطرت کو بھول جاتے ہیں اور چونکہ اللہ تعالیٰ نے انسان کو ایک خاص دائرہ میں صاحب اختیار بنایا ہے اس لئے وہ بعض اوقات فطرت صحیحہ اور قلب سلیم کے تقاضوں کو پورا کرنے کی بجائے رفعتوں سے دور نشیب یعنی تنزل کی طرف حرکت کرتا ہے قرآن کریم نے اس حقیقت کو الفاظ میں بیان کیا ہے۔ (اگر ہم چاہتے تو اس کا رفع کردیتے لیکن وہ زمین کی طرف جھک گیا اعراف۔۱۷۷) گویا (زمین کی طرف جھکنے) کی طاقت ہلاکت کی طرف لے جانے والی ہے اور انسان چونکہ صاحب اختیار ہے اس لئے وہ بعض اوقات ہلاکت کی راہ کو اختیار کرلیتا ہے لیکن (الروم ۳۱-۳۰) کی رو سے ظاہر ہے کہ انسانی فطرت کو اس غرض سے پیدا کیا گیا ہے کہ وہ رفعتوں کی طرف پرواز کرے روحانی طور پر بلند ہوتے ہوئے دنیا کی ہر مخلوق کو پیچھے چھوڑ دے اور اپنے رب کریم تک پہنچ جائے اور اس کا قرب حاصل کرے۔

(از خطبہ ۵- اپریل ۱۹۷۴ء)

(ہومیوپیتھک) ٹانک ڈراپس

زود اثر ہومیوپیتھک فارمولا جو اعصاب، دماغ اور جسم کو تقویت دیتا ہے۔ تھکن اور جسمانی کمزوری کو دور کرتا ہے اور طبیعت کو ہشاش بشاش اور توانا رکھتا ہے

قیمت ۴۵/ روپے

کیوریٹو میڈیسن (ڈاکٹر ربوہ ہومیوپیتھک کمپنی گولبازار ربوہ)

فون: 04524-211283 - 04524-771

فیکس: 04524-212299

بین الملکی حالات - واقعات - شخصیات

امن معاہدہ کے اثرات

اسرائیل اور فلسطینیوں کے درمیان امن معاہدے کے بعد مشرق وسطی کی فوجی صورت حال کو اب نئے سرے سے متعین کرنا ہوگا۔ اب اسرائیل کے پڑوسی اس فکر میں ہیں کہ اس معاہدہ امن کی کیا قیمت ادا کرنی ہوگی۔ جب کہ خلیج کی ریاستیں اس امید میں ہیں کہ اس معاہدے کے نتیجے میں علاقے کی اقتصادیات پر اچھا اثر پڑے گا۔

انٹرنیشنل انسٹی ٹیوٹ آف سٹرٹیجک سٹڈیز نے ۹۴-۱۹۹۳ء کا جو جائزہ شائع کیا ہے اس میں کہا گیا ہے کہ اسرائیل اور فلسطینیوں کے درمیان جو امن معاہدہ ہوا ہے جس کے تحت غزہ اور جریکو کے علاقے فلسطینیوں کو دئے گئے ہیں یہ اس علاقے کے لئے ایک حیران کردینے والی خبر ہے عرب لیڈر اس سے قبل ہمیشہ فلسطین کے مسئلے کو سب سے زیادہ اہمیت دیا کرتے تھے لیکن اب یکایک ترجیحات بدل گئی ہیں۔ اس سے پہلے جو ممالک پی۔ ایل۔ او کی مالی امداد کیا کرتے تھے انہوں نے اسرائیل کی فوجوں کی واپسی کے بعد کہا ہے کہ وہ تو بہت تھوڑی امداد دیا کرتے تھے۔

قربانیوں کی طرف توجہ

صدر سردار فاروق احمد لغاری نے عیدالاضحیہ کے موقعہ پر پیغام دیتے ہوئے کہا ہے کہ پاکستان کے تمام باشندوں کو ہمیشہ کوشش کرنی چاہئے کہ ایک دوسرے کے ساتھ پیار اور محبت سے مل جل کر رہیں اور پورے پاکستان کو متحد رکھیں۔ آپ نے کہا کہ وہ لوگ جو پاکستان کے ٹکڑے کرنا چاہتے ہیں ان کا شدت کے ساتھ مقابلہ کیا جانا چاہئے۔ ایک دفعہ پھر عیدالاضحیہ کے موقعہ کی سعادت پانے پر اللہ تعالیٰ کا شکریہ ادا کیا اور دعا کی کہ خدا ہمارے ملک کو متحد رکھے سلامت رکھے اور اس کو خوشحالی عطا کرے۔ صدر لغاری نے کہا کہ اسلام کا ہر تہوار ہمارے کسی نہ کسی فائدے کے مدنظر ہماری زندگیوں میں آتا ہے۔ جہاں تک عیدالاضحیہ کا تعلق ہے یہ ہمیں زندگی کے مختلف شعبوں میں مختلف امور کے لئے قربانیوں کی ضرورت کی طرف توجہ دلاتا ہے اور جہاں تک اسلام میں قربانی کا تصور ہے یہ صرف لفظی نہیں بلکہ اس کے پیچھے جو روح ہے وہ ہماری زندگی کے ہر شعبے کی بہبود کو بہتر رنگ میں متاثر کرنے والی ہے۔ ہمیں اس موقعہ پر قربانی اور اطاعت کی انتہائی اور جہ کی بہترمثال کی طرف توجہ دلائی گئی ہے یعنی حضرت ابراہیم علیہ السلام اور حضرت حاجرہ علیہا السلام اور حضرت اسماعیل علیہ السلام کی قربانی کی طرف۔ اس میں یہ راز بھی پنہاں ہے کہ قربانی صرف مردوں کے لئے نہیں یا صرف عورتوں کے لئے نہیں بلکہ مردوں کے لئے بھی ہے عورتوں کے لئے بھی ہے اور بچوں کے لئے بھی ہے۔ اگر ہم میں سے ہر شخص چاہے وہ مرد ہو یا عورت یا بچہ ہو یہ تہیہ کرلے کہ اس نے اپنے لئے اور اپنے وطن کے لئے ہر قربانی کے لئے تیار رہنا ہے تو کوئی وجہ نہیں کہ ہمارا ملک مسلسل خوشحال نہ ہوتا چلا جائے۔ سلامت نہ رہے اور اس کے اتحاد پر کوئی زد پڑے۔

نفرتوں کے خاتمہ کی ضرورت

سندھ کے گورنر مسٹر محمود اے ہارون نے عیدالاضحیہ کے موقعہ پر پیغام دیتے ہوئے کہا ہے کہ ہمیں نفرتوں کے جذبوں کا خاتمہ کرنے کی ضرورت ہے۔ ایک دوسرے سے نفرت کرنے کی بجائے محبت کی جانی چاہئے اور سب کو آپس میں محبت کے رشتہ میں پرو کر ملک کے اتحاد اور اس کے استحکام اور اس کی سلامتی کی بنیادیں مضبوط کرنی چاہئیں آپ نے کہا کہ قربانی صرف مالی قربانی نہیں جذبات کی قربانی بھی نہایت ضروری ہے۔ یہ تو ٹھیک ہے کہ ہم لوگ مالی قربانی کرتے ہیں آخر جو جانور ذبح کرنے کے لئے خریدے جاتے ہیں ان پر رقم خرچ ہوتی ہے لیکن محض ان جانوروں پر رقم خرچ کردینے کا نام قربانی نہیں ہے یہ ایک ایسا موقع ہمیں مہیا کیا جاتا ہے کہ ہم قربانی کے لفظ پر غور کریں اور زندگی کے ہر شعبہ میں جہاں بھی قربانی کی ضرورت ہو قربانی کے لئے تیار رہیں اس وقت سب سے زیادہ قربانی جس کی سارے ملک کو ضرورت ہے وہ جذبات کی قربانی ہے ہم کسی سے نفرت نہ کریں ہم سب سے محبت کریں سب کو اپنا سمجھیں۔ سب سے مل جل کر رہیں اور اس طرح اپنے پیارے وطن کے استحکام کا باعث ہوں۔

شمالی / جنوبی یمن

شمالی یمن اور جنوبی یمن آج سے چار سال قبل ۱۹۹۰ میں متحد ہوئے تھے شمالی یمن سے صدر لیا گیا اور جنوبی یمن سے نائب صدر لیکن در حقیقت یہ دونوں علاقے کبھی بھی دل سے ایک نہیں ہوئے۔ دونوں کے اختلافات بھی جاری رہے اور دونوں کی معیشت بھی مختلف سطحوں پر ہونے کی وجہ سے ایک دوسرے کو اپنے قریب نہ لاسکی۔ اب شمالی یمن نے جنوبی یمن پر حملہ کیا ہوا ہے اور اس کا دعویٰ ہے کہ اس نے جنوبی یمن کا بہت سا اہم علاقہ فتح کرلیا ہے۔ اگرچہ بعض علاقوں کے متعلق جنوبی یمن اعلان کرتا رہا ہے کہ وہ اس نے واپس لے لئے ہیں لیکن لگتا یہی ہے کہ جنوبی یمن خاصی مشکلات میں گھرا ہوا ہے۔ ان مشکلات ہی کو دیکھتے ہوئے جنوبی یمن نے اعلان کردیا ہے کہ وہ شمالی اور جنوبی یمن کے وفاق کا حصہ نہیں ہے بلکہ ایک الگ ریاست ہے۔ اس اعلان کے ہوتے ہی شمالی یمن نے اعلان کیا کہ یہ غیر قانونی اعلان ہے اور اسے جنگ کے اختتام پر بغاوت سمجھا جائے گا۔ اور اعلان کرنے والوں کو باغیوں کی صف میں کھڑا کرکے سزا دی جائے گی۔ ایسا لگتا ہے کہ ان دونوں کا اس طرح کبھی اتحاد نہیں ہوسکتا کہ صدر ایک علاقے سے ہو اور نائب صدر دوسرے علاقے سے۔ سارے ملک کا ایک ہی صدر ہونا چاہئے۔ اور اس کا نائب انتخاب کے ساتھ کسی بھی علاقہ سے لیا جاسکے۔ لیکن ہمیشہ شمال کا صدر اور جنوب کا نائب صدر آپس میں تفاوت پیدا کرتا ہے اور دونوں کے انضمام کی راہ میں مشکلیں پیدا کرتا ہے۔ بہرحال اب جب کہ جنوب نے الگ ہونے کا اعلان کردیا ہے اور شمال نے اسے رد کیا ہے تو دیکھئے نتیجہ کیا نکلتا ہے۔

اطلاعات و اعلانات

درخواست دعا

○ مکرم ریاض الدین عمر ۵ سال ابن مکرم شمس الدین صاحب دارالبرکات ربوہ کی بڑی آنت کا اپریشن [illegible] ہسپتال فیصل آباد میں مورخہ ۲۷-۵-۹۴ کو ہوا ہے۔

ان کے لئے درخواست دعا ہے۔

گمشدہ بیگ

○ ایک عدد چھوٹا بیگ مورخہ ۲۳-۵-۹۴ کو خالد ہسپتال سے دارالنصر جاتے ہوئے کہیں راستہ میں گر گیا ہے۔ براہ کرم جس صاحب کو ملے وہ مندرجہ ذیل پتہ پر رابطہ کرے۔

حنیفہ منصورہ

ٹیچر گورنمنٹ نصرت گرلز ہائی سکول ربوہ

خبریں

ربوہ : 29- مئی-1994ء
لو اور شدید گرمی جاری ہے۔
درجہ حرارت کم از کم 25 درجے سنٹی گریڈ
اور زیادہ سے زیادہ 44 درجے سنٹی گریڈ

○ وزیراعظم محترمہ بینظیر بھٹو نے کہا ہے کہ اپوزیشن استعفے دے ہم ضمنی انتخاب کرادیں گے۔ عوام نے اپوزیشن کو استعفوں کے لئے منتخب نہیں کیا۔ وہ اسمبلی کا بائیکاٹ ختم کرے۔ نواز شریف کھوکھلی دھمکیاں نہ دیں۔ انہوں نے کہا میں چیلنج کرتی ہوں کہ ۷۲۔ ارکان بھی مستعفی نہیں ہونگے۔ نواز شریف سستی شہرت کیلئے شوشے چھوڑ رہے ہیں۔

○ وائس آف امریکہ نے اپنے تبصرے میں کہا ہے کہ محترمہ بینظیر بھٹو نے اپوزیشن کے استعفوں پر ضمنی انتخابات کی بات کرکے گویا اپنے استعفے کی پیشکش واپس لے لی ہے۔ اپوزیشن نے خیر مقدم کرتے ہوئے کہا تھا کہ بینظیر اپنی بات پر قائم نہیں رہیں گی۔ بی بی سی نے کہا ہے کہ اپوزیشن کا اب دعویٰ ہوگا کہ بینظیر اپنے دعوے سے پھر گئی ہیں۔ تاریخ خود کو دوہرا رہی ہے۔ نواز شریف وہی کچھ کر رہے ہیں جو بینظیر نے کیا۔

○ سرکاری دفاتر میں ہفتے میں دو دن کی چھٹی کے خلاف اور دیگر مطالبات کے حق میں لاکھوں کلرکوں نے ہفتہ کے روز ہڑتال کی احتجاجی مظاہرے کئے اور نعرے بازی کی۔ تمام محکموں میں کام ٹھپ ہوگیا۔ کلرکوں کی تنظیم نے اعلان کیا ہے کہ سرکاری ملازمین دو بجے دن ہی چھٹی کیا کریں گے۔

○ قائد حزب اختلاف نواز شریف نے کہا ہے کہ وزیر اعظم اپنے اعلان کے مطابق نئے انتخابات کا اعلان کردیں تاکہ دودھ کا دودھ اور پانی کا پانی ہوجائے۔ انہوں نے چیلنج کیا کہ بینظیر بھٹو ٹی وی پر مناظرہ کرلیں میں ۷۲ کی بجائے ۷۸ استعفے پیش کردوں گا۔ انہوں نے کہا کہ عوام نے چھ ماہ کے اندر ہی پیپلز پارٹی کا اصلی چہرہ دیکھ لیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ آئندہ انتخابات مسلم لیگ اکیلی ہی لڑے گی۔

○ قومی اسمبلی میں ۹۔ جون کو بجٹ پیش کیا جائے گا۔ خیال کیا جارہا ہے کہ اس بار بجٹ سخت ہوگا۔

○ صدر مملکت فاروق احمد خان لغاری نے سان فرانسسکو امریکہ میں ایک اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے کہا ہے کہ بھارت کی جنگی تیاریاں خطرناک ہیں برصغیر میں اچانک جنگ چھڑ سکتی ہے۔ ہمسایہ ممالک کیلئے سنگین صورت حال پیدا ہوگئی ہے۔ ان کا اصل ہدف پاکستان ہے۔ انہوں نے کہا کہ کشمیر میں بے گناہ عوام کا قتل عام جاری رہنے سے مذاکرات کی کامیابی کا کوئی امکان نہیں۔

○ بھارت نے سندھ سے ملحقہ سرحد پر پرتھوی میزائل نصب کرنا شروع کردیئے ہیں۔ راجستھان سیکٹر میں ایسے ۱۰۰ میزائل نصب کرنے کی منصوبہ بندی کی گئی ہے۔ تجزیہ نگاروں نے کہا ہے کہ بھارت پاکستان کے خلاف فیصلہ کن جنگ کی ابتدائی منصوبہ بندی کرچکا ہے۔

○ کراچی کے نیشنل بینک میں پونے آٹھ کروڑ روپے کا فراڈ کیا گیا بینک کے ایک افسر نے قوانین کی خلاف ورزی کرتے ہوئے ۹ کمپنیوں کو رقوم کی منظوری دی۔ مقدمہ درج کر لیا گیا ہے۔

○ وزیراعظم نے کہا ہے کہ آج کے مسائل نواز شریف کی پالیسیوں کا نتیجہ ہیں ہم معیشت کو صحیح راستے پر گامزن کریں گے۔ حکومت مشکل اقدامات کرنے کا ارادہ رکھتی ہے ہمارے اقدامات کے فوائد آئندہ سال تک سامنے آنا شروع ہوجائیں گے۔ نواز شریف نے تین سال تک تنخواہیں نہیں بڑھائیں۔

○ مہران بینک کے ۹۔ افسران کو معطل کر دیا گیا ان پر بدعنوانی اور بے ضابطگیوں کے سنگین الزامات ثابت ہوگئے ہیں۔

○ لاہور میں مسلم لیگی خواتین کے جلوس میں نعرہ لگایا گیا "ہوئی لنگڑی حکومت کو بھی پولیو کے دو قطرے پلاؤ"۔

○ ۲۸۔ مئی کو ۲ کروڑ بچوں کو پاکستان بھر میں پولیو کی دوسری خوراک پلائی گئی۔

○ جے یو آئی کا کہنا ہے کہ ایک بار پھر انتخابات ہورہے ہیں قوم تیاری کرلے۔ وزیر اعظم کو معلوم ہوگیا ہے کہ اوپر سے کیا فیصلے ہونے والے ہیں۔

○ قومی اسمبلی کے سپیکر نے کہا ہے کہ اسمبلی اپنی مدت پوری کرے گی۔ مفاد پرستوں کے شبہات کی کوئی حیثیت نہیں۔

○ امیر جماعت اسلامی قاضی حسین احمد نے کہا ہے کہ بینکاری نظام تباہی کے دہانے پر ہے۔ ہر بینک اربوں روپے کا مقروض ہے۔ سکینڈل میں فوج سے عدلیہ تک سب شامل ہیں فریاد لے کر کس کے پاس جائیں۔

○ صدر لغاری نے امریکہ میں کہا ہے کہ سٹیٹ بینک کے خودمختاری کے آرڈیننس میں تبدیلیاں سیاسی حکومت کی ضرورت کو سامنے رکھ کر کی گئیں۔ معین قریشی نے تو سٹیٹ بینک کو برطانیہ فرانس اور امریکہ کے بینکوں سے بھی زیادہ اختیارات دے دیئے تھے۔

○ آئندہ سال کے لئے انکم ٹیکس کی وصولی کا ہدف ۵۰۔ ارب روپے مقرر کرنے کا فیصلہ کیا گیا ہے۔ رواں سال میں یہ ہدف ۴۲۔ ارب تھا جسے بعد میں کم کرکے ۳۸۔ ارب کر دیا گیا تھا۔

○ ایم کیو ایم کے الطاف حسین نے کہا ہے کہ ہم الگ صوبہ نہیں چاہتے لیکن ہمیں اس طرف دھکیلا جارہا ہے۔ انہوں نے کہا کہ اگر عوام مجھے چاہتے ہیں تو کوئی ٹینک، توپ یا بم مجھے ان سے الگ نہیں کرسکتا

○ امریکہ نے چین کی انتہائی مراعات یافتہ ملک Most favoured Nation کی حیثیت ایک سال کے لئے بحال کردی ہے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ امریکہ نے تجارتی معاملات کو انسانی حقوق سے وابستہ کرنے کی پالیسی ختم کردی ہے۔

○ جنوبی وزیرستان کے قبائلیوں نے واپڈا کے سب انجینئر اور دو ملازمین کو اغوا کرلیا۔ سرکاری گاڑی بھی ساتھ لے گئے۔

○ قومی اسمبلی کے سپیکر یوسف رضا گیلانی نے کہا ہے کہ اپوزیشن کا مطالبہ بلاجواز ہے ملک نئے انتخابات کا متحمل نہیں ہوسکتا۔

○ کھیوڑہ میں بس کے حادثے میں ۸۔ افراد جاں بحق اور ۴۵ شدید زخمی ہوگئے۔ ۱۵۔ زخمیوں کی حالت نازک ہے۔

○ حکومت نے بجلی کی کمی کے بحران پر قابو پانے کے لئے توانائی کے منصوبوں پر ہنگامی بنیادوں پر کام شروع کرنے کا سگنل دے دیا ہے۔

○ بی بی سی نے کہا ہے کہ بینظیر بھٹو نے جو استعفیٰ دینے کی پیشکش کی ہے وہ ان کی خطیبانہ مبالغہ آرائی کا حصہ ہوسکتی ہے۔ اگر اپوزیشن ارکان واقعی مستعفی ہوگئے تو ملک پھر سے بحران کی لپیٹ میں آسکتا ہے۔

○ کالا باغ ڈیم کا منصوبہ حتمی منظوری کے لئے کابینہ کے اجلاس میں پیش کیا جارہا ہے۔

گھریلو ملازم کی ضرورت

○ ایک گھریلو ملازم کی ضرورت ہے جو گھر اور باہر کا کام بخوبی سرانجام دے سکتا ہو۔ بہتر ہے کہ سابق فوجی ہوں۔ درخواست اپنے محلہ کے پریذیڈنٹ کی معرفت الفضل کو بھجوائی جائے۔ معقول تنخواہ دی جائے گی۔

معرفت الفضل

(خصوصاً ہومیو پیتھک) ڈاکٹرز متوجہ ہوں

ہمارے تیار کردہ ہومیو پیتھک مرکبات کے فری سیمپلز اور لٹریچر کیلئے بذریعہ خط یا ٹیلیفون رابطہ کریں۔

کیور ٹو میڈیسن (ڈاکٹر سلیم ہومیو) کمپنی گولبازار ربوہ

فون: 04524-771 / 04524-211263 فیکس 04524-212299

احمد انٹرنیشنل فون: 211440 211550

احمد ٹریولز انٹرنیشنل اندرون ملک یا انٹرنیشنل سفر کیلئے کسی بھی ایئرلائن کی ارزاں ٹکٹوں اور بہترین خدمت کیلئے کامیاب ادارہ

احمد پراپرٹی ایکسچینج ہر قسم کی رہائشی و کاروباری جائداد کی خرید و فروخت و کرایہ پر لین دین کیلئے تشریف لائیں

13/2 الناصر مارکیٹ بالمقابل ایوان محمود ربوہ

فوٹوگرافی سیکھیں / تکمیل شوق یا کاروبار کیلئے۔ ابتدائی اور ایڈوانس پروفیشنل فوٹوگرافی کورس مدت ایک ماہ فلم پرنٹنگ مفت

فوٹوگرافی ہر طرح کی فوٹوگرافی ماہرین کی نگرانی میں۔ کمرشل، انڈسٹریل، ایریل شادی بیاہ، تقریبات وغیرہ۔ نیز ہر طرح کے کیمرہ جات اور فوٹوگرافی سے متعلق دیگر اشیاء / معاملات میں مشورہ اور خرید و فروخت کے لئے رابطہ کریں۔

سلیمان احمد طاہر

فوٹو آرٹس اکیڈمی E-23 پی۔ای۔سی۔ایچ سوسائٹی بلاک نمبر 6 کراچی نمبر 75400

فون: 449860 - 4538757 / 433758 - 4531512

پتہ